سوال

میری بیوی اپنے نوماہ کے بچے کو دودھ پلارہی ہے اور وہ ایک ماہ کی حاملہ بھی ہے، تو کیا میری بیوی کے لیے بغیر کسی مشکل کے بچے کو رضاعت مکمل کرانا ممکن ہے، کیونکہ کچھ ایسی احادیث ہیں جو ایسا کرنے سے منع کرتی ہیں، لیکن مجھے ان احادیث کا علم نہیں آیا یہ صحیح ہیں یا نہیں؟ یہ علم میں رہے کہ بچہ ماں کے دودھ کے علاوہ کوئی اور دودھ نہیں پیتا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

ہمارے علم کے مطابق تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث نہیں ملتی جو اس منع کرتی ہو، بلکہ یہ ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرر و نقصان کے خدشہ سے اسے منع کرنا چاہا لیکن پھر آپ نے منع نہیں فرمایا جیسا کہ صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں وارد ہے:

جدامۃ بنت وھب اسدیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"میں نے غیلہ سے منع کرنے کا ارادہ کیا، حتی کہ مجھے بتایا گیا کہ روم اور فارس ایسا کرتے ہیں؛ لیکن ان کی اولاد کو کوئی نقصان و ضرر نہیں دیتا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1442).

امام نووی رحمہ اللہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

"اس حدیث میں وارد "الغیلۃ" سے کیا مراد ہے اس میں علماء کرام اختلاف کرتے ہیں، اور یہ "الغیل" ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں اور اصمعی وغیرہ دوسرے اہل لغت نے کہا ہے کہ:

"الغیلہ یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے مجامعت کرے کہ وہ ابھی بچے کو دودھ پلانے کی مدت میں ہو اور دودھ پلائے

اور ابن السکیت کہتے ہیں:

"اس سے مراد یہ ہے کہ حاملہ عورت بچے کو دودھ پلائے"

علماء رحمہم اللہ کا کہنا ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرنے کا جو ارادہ کیا تھا اس کا سبب دودھ پیتے بچے کو ضرر و نقصان ہونا تھا

علماء کہتے ہیں:

"ڈاکٹر اور اطباء حضرات کا کہنا ہے کہ یہ دودھ بیماری ہے اور عرب اسے ناپسند کرتے اور اس سے بچتے ہیں

اس حدیث میں الغیلۃ کا جواز پایا جاتا ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا، اور اس سے منع نہ کرنے کا سبب بھی بتایا ہے " انتہی مختصرا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

میں شادی شدہ ہوں، ابھی پہلے بچے کی عمر دو برس نہیں ہوئی کہ ہمارا دوسرا بچہ بھی ہوگیا ہے، کیا اس میں کوئی گناہ تو نہیں ؟

کیونکہ آیت کریمہ میں فرمان باری تعالی ہے :

اور مائیں اپنی اولاد کو دو برس مکمل دودھ پلائیں ؟

اگر ایک کے بعد مسلسل دوسرا بچہ پیدا ہو جائے تو اس میں آپ پر کوئی گناہ نہیں؛ بلکہ اللہ تعالی آپ دونوں کو اجر و ثواب سے نوازے گا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ پیار و محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی ہو "

یعنی کثرت اولاد والی ہو

اور رہا اللہ سبحانہ و تعالی درج ذیل فرمان :

اور مائیں اپنی اولاد کو دو برس مکمل دودھ پلائیں البقرۃ (233).

یہ آیت کثرت اولاد کے منافی نہیں، یعنی حمل کی حالت میں بھی بچے کے لیے دودھ پینا ممکن ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے الغیلۃ یعنی حمل کی حالت میں دودھ پلانے سے منع کرنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن منع نہیں فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ فارسی اور رومی بھی غیلہ کرتے ہیں لیکن یہ ان کی اولاد کو کوئی نقصان و ضرر نہیں دیتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے منع نہ فرمایا " انتہی

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب (495/10).

اس بنا پر حمل کے دوران بچے کو دودھ پلانا جائز ہے؛ لیکن اگر بچے کی صحت کو نقصان و ضرر ہونے کا باعث بنے تو پھر جائز نہیں؛ لیکن اس کے لیے کسی ماہر اور تجربہ کار ذہین طبیب و ڈاکٹر سے مشورہ کیا جائے، لہذا یہ مخصوص حالت میں منع ہوگا

واللہ اعلم

مزید آپ سوال نمبر (21203) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

133325